سوال

(31) قضیہ باغ فدک اعصاب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

باغ فدک سے محرومی پر حضرت فاطمہ الزہرا تادم مرگ ناراض ہیں۔ غضبت حتی توفیت (بخاری شریف) فاطمة بضعة منی من اغضبها اغضبنی (بخاری) چنانچہ صغریٰ کبریٰ سے اللہ اور اس کے رسول کل ناراضی ثابت ہوئی۔ ایسے میں اصحاب ثلاثہؓ بہشتی اور مغفور کیونکہ قرار پائے۔ یا للعجب۔ نیز حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ نے شیخین کے حق میں کاذباً خائساً غادرا کہا ہے اور حضرت عمرؓ نے اس کا اعتراف بھی کرلیا تھا۔ (بخاری) لہذا آپ کے پاس کوئی صحیح جواب ہو تو تحریر کریں۔ (بشیر احمد غوری بنگلہ گرکیرہ ضلع ساہیوال)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اولا: یہ ہے کہ حضرت فاطمہؓ کی ناراضی والی حدیث تو حضرت علیؓ کے بارے میں ہے۔ فاطمة بضعة منی فمن اغضبها فقدا غضبنی '' پھر آپ کے درج شدہ الفاظ صحیح نہیں ہے۔ فغضبت حتی توفیت کو فمن اغضبها فقدا غضبنی کے ساتھ ملاکر غضب کردیا۔ آخری الفاظ تو حضرت علی کے متعلق ہیں۔

پھر اس سے صغریٰ کبریٰ نکالتے ہوئے حضرت ابوبکر کو (معاذاللہ) اس کا مصداق قرار دیا جوکہ سراسر ظلم ہے۔

ثانیا بخاری شریف میں فغضبت حتی توفیت کے ساتھ دوسری الفاظ بھی ہیں جو یہ ہیں:

عن عائشةفقالَ لَهما أَبُو بَكرٍ: سَمِعتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لاَ نُورَثُ، مَا تَرَكنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِن هَذَا المَالِ» قالَ أَبُو بَكرٍ: وَاللَّهِ لاَ أَدَعُ أَمرًا رَأَيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَصنَعُهُ فِيهِ إِلَّا صَنَعتُهُ، قَالَ: فَهَجَرَتهُ فَاطِمَةُ، فَلَم تُكَلِّمهُ حَتَّى مَاتَت

''اس روایت میں حضرت ابوبکرؓ کی معذرت اور اس کی دلیل جس کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا دوبارہ مطالبہ نہ کرنا صاف طور پر ذکر ہے اور فہجرت کا معنی یہ ہے کہ پھر جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جناب ابوبکر سے فدک کے مطالبہ کے لیے ملاقات نہیں کی اور پھر چھ ماہ کے بعد اپنے اباجی ﷺ کو جاملیں۔ اور بخاری کی دوسری حدیث میں وجدت کا لفظ بھی آیا ہے جس کا معنی ندمت اور حزنت ہے، اس لیے اب معنی یوں ہوگا کہ جناب صدیق سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب معقول جواب سنا تو اسے دعوے پر نادم ہوئی۔ اور غضب کا معنی یہ بھی ہوسکتا ہے، انہیں اپنے آپ پر غصہ آیا۔

ثالثاً: اغضاب اور غضب میں نمایاں فرق ہے۔ اغضاب کا معنی بلاوجہ ناراض کرنا ہوتا ہے لیکن حضرت ابوبکر تو حدیث لا نورث ماترکنا فهو صدقة کی وجہ سے اپنی مجبوری کا اظہار فرما

رہے ہیں اور حضرت ابو بکر صدیق کا یہ راست فیصلہ وما آتاکم الرسول فخذوہ کے عین مطابق تھا۔

بجرم عشق تو میکشند و غوغائیست!

تو نیز سر بام آکہ خوش تماشائیست

رابعاً: حضرت فاطمہؓ کی یہ ناراضی اور رنجیدگی محض غلط فہمی کی بنا پر تھی اور اہل اللہ کی ایسی رنجیدگی جس کی بنیاد غلط فہمی پر ہو اس سے کوئی نتیجہ نکالنا صحیح نہیں ہوتا ورنہ حضرت ہارون نبی پر حضرت موسیٰ بھی ناراض ہوگئے تھے تو کیا حضرت ہارون مغضوب علیہ قرار پائیں گے؟ ہرگز ہرگز نہیں۔

خامساً: حضرت فاطمہؓ اور حضرت صدیق کی صلح ہوگئی تھی، جیسا کہ امام بیہقی نے نقل کیا ہے۔

((روی البیھقی من طریق الشعبی ان ابا بکر عاد فاطمة فقال لھا علی ہذا ابو بکر یستاذن علیک قالت اتحب ان اذن لہ قال نعم فاذنت فدخل علیھا فترضھا فرضیت))

حضرت ابو بکرؓ نے حضرت فاطمہؓ کی راضی کرلیا اور وہ راضی ہوگئیں !

علاوہ ازیں حضرت ابو بکر صدیق نے بقول شیعہ مصنف کے باغ فدک حضرت فاطمہؓ کو دے دیا تھا۔ ملاحظہ ہو اصول کافی ص 355 اور شیخ ابن مطہر حلی نے بھی منہاج الکرامۃ میں اعتراف کیا ہے۔

ما وعظت فاطمة ابا بکر فی فدک کتب لھا کتاب وردھا علیھا

درمجان اسالمین میں ہے:

فقانت واللہ لافعلن فقال واللہ لافعلن فقالت اللھم اشھد فرضبت بذالک واخذت العھد علیہ

ہوا ہے مدعی کا میرے حق میں فیصلہ سچا

زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعان کا

حضرت ابو بکرؓ نے حضرت فاطمہؓ کو فدک کی تحریر لکھ دی ملاحظہ ہو جلاء العیون ص 151۔ اردو۔ اور اصولی کافی ص 355 وغیرہ

بادہ خواری کا کیا فبر مغاں پہ جلسہ

اس بار ہم نے بڑے زور سے توڑی توبہ

حضرت علیؓ پر ناراضگی:

جیسا کہ ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے اس کے برعکس من اغضبھا فقد اغضبنی کے الفاظ تو حضرت علیؓ کے حق میں وارد ہیں، جیسا کہ خود شیعہ لٹریچر میں موجود ہیں، چنانچہ جلاء العیون اردو ص 127 وص 62 وص 63 ملاحظہ کریں، حضرت امام صادقؒ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا جناب فاطمہؓ ناراض ہوکر میکے چلی آئیں۔ نبی کریم ﷺ نے جناب امیر کو کہا کہ جاؤ ابو بکرؓ اور عمرؓ کو بلالاؤ۔ پس جناب امیرؓ گئے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو بلالائے جب نزدیک رسول خدا ﷺ ہوئے تب آپؐ نے فرمایا یا علیؓ تم

نہیں جانتے کہ فاطمہؓ سے ہوں، جس نے اسے آزاد کر دیا اس نے مجھے آزاد دیا الخ اور بالکل یہی واقعہ ہماری کتب حدیث میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ تحفۃ الاحوذی میں ہے:

عن عبداللہ بن الزبیر ان علیاً ذکر بنت ابی جهل فبلغ ذالک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انما فاطمة بضعة منی یوذینی ما اذاها و ینصبنی ما انصبها

از حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا جب اس کی نبی ﷺ کو اطلاع پہنچی تو فرمایا کہ فاطمہؓ میرا گوشہ جگر ہے جو چیز فاطمہؓ کا تکلیف دیتی ہے وہ مجھے بھی تکلیف دیتی ہے جو چیز اس کے لیے بوجھ کا سبب ہے وہ میرے لیے بھی ہے۔ مسلم شریف ص290 ج2

چونکہ آپ صغریٰ کبریٰ نکالنے کے کچھ زیادہ ہی خوگر ہیں، امید ہے کہ شیعہ اصول کے مطابق آپ صغریٰ کبریٰ جوڑ کر حضرت علیؓ کے حق میں بھی وہی نتیجہ اخذ فرمائیں گے جو نتیجہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حق میں نکالنے کے ناکام کوشش کی ہے۔ فرمائیے۔ کیا آپ کے اصول کے مطابق حضرت علیؓ مغفور ہوں گے۔ یا للعجب

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

بات وہ کہی جو بنائے نہ بنے

بوجھ وہ سر لیا جو اٹھائے نہ اٹھے

بحمد اللہ! ہمارے نزدیک حضرت علیؓ اپنے پیش روؤں کی طرف جنتی ہیں، چوتھے درجے پر اور چوتھے خلیفہ برحق تھے۔

خلفاء ثلاثہ اور تمام صحابہ مغفور اور جنتی ہیں:

خلفائے ثلاثہ اور دیگر صحابہ کرام کے جنتی ہونے پر درج ذیل قرآنی آیت شاہد عدل ہے۔

الَّذينَ ءامَنوا وَهاجَروا وَجٰهَدوا فى سَبيلِ اللَّهِ بِأَمو‌ٰلِهِم وَأَنفُسِهِم أَعظَمُ دَرَجَةً عِندَ اللَّهِ ۚ وَأُولـٰئِكَ هُمُ الفائِزونَ ﴿٢٠﴾ يُبَشِّرُهُم رَبُّهُم بِرَحمَةٍ مِنهُ وَرِضو‌ٰنٍ وَجَنّـٰتٍ لَهُم فيها نَعيمٌ مُقيمٌ ﴿٢١﴾... سورة التوبة

''جو لوگ ایمان لائے، ہجرت کی، اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کیا وہ اللہ کے ہاں بہت بڑے مرتبہ والے ہیں، اور یہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔ انہیں ان کا رب خوشخبری دیتا ہے اپنی رحمت کی اور رضامندی کی اور جنتوں کی، ان کے لئے وہاں دوامی نعمت ہے''

بنا کردند خوش رسمے بخون خاک غلطیدن

خدا رحمت کند ایں عاشقاں پاک طینت را

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص212